سوال

(54)انگریزی بال قزع میں داخل نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انگریزی بال میرے نزدیک قزع میں داخل نہیں ہے۔صاحب مجمع البحارج 3 142 نے نہایۃ (النھایۃ فی غریب الحدیث 4 59) کے حوالہ سے ''قزع،، کا یہ معنی لکھا ہے : ''ھوان یحلق رأس الصبی ویترک من مواضع متفرقۃ، تشبیھا بقزع السحاب، ای قطعہ المتفرقۃ،، . انگریزی بال رکھنا اس لیے مکروہ ہے کہ وہ حدیث مرفوع : ''من تشبہ بقوم فھم منھم ،، (ابوداوٗد عن ابن عمر: کتاب اللباس باب فی الشھرۃ (4031) (4/314) کے تحت آتا ہے۔اس حدیث کے عموم واطلاق کی رو سے ان امور میں بھی تشبیہ ممنوع ومذموم ہے جو کسی غیر مسلم قوم کے امتیازی تعودی یا معاشرتی ہوں۔

امام احمد سے پوچھا گیا کہ گُدی کے بال منڈوانے کیسے ہیں ؟ ، فرمایا کہ : یہ تو مجوسیوں کا فعل ہے۔ ''ومن تشبہ بقوم فھو منھم ،، (اقتضاء الصراط المستقیم)، خود قزع سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ وہ کافروں کا شعار ہے، علامہ طیبی فرماتے ہیں : ''اجمعوا علی کراہتہ ، إذا کان فی مواضع متفرقۃ ، إلاأن یکون لمداوۃ ، لأنہ من عادۃ الکفرۃ، ولقباحتہ صورۃ،، انتھی-اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث مذکور میں تشبیہ بحیثیت مجموعی مراد نہیں ہے ، بلکہ کسی ایک چیز یا جز میں بھی جوان کا مذہبی یا قومی امتیازی شعار ہو تشبیہ پایا جائے وہ اس حدیث کی رو سے مکروہ وممنوع ہوگا۔عرصہ ہوا ایک رسالہ ''التشبیھہ فی الاسلام ،، مصنفہ قاری محمد طیب صاحب دیوبندی نظر سے گذرا تھا، اس کا مطالعہ آپ کے لیے مناسب ہوگا۔ عبیداللہ رحمانی 25 8 1958ء (مکاتیب شیخ الحدیث مبارکپوری بنام محمد امین اثری صاحب ص :63-64)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ٹھیک ہے کہ قیاس واجتہاد سے حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں اسی شخص کے لیے حرام ہوں گی ، جو اس قیاس واجتہاد کو صحیح مانتا ہو یا اس مجتہد ومستبط کا مقلد وپیر وہو۔اسی طرح قیاس واستباط سے نکالے ہوئے احکام کی خلاف ورزی اسی شخص کو گنہگار بنائے گی جو اس کو صحیح سمجھتا ہو یا اس مجتہد کا مقلد ہو۔ یہ بھی ایک حد تک صحیح ہے کہ جزوی تشبہ کی بنا پر ہر کسی کو گنہگار ٹھہرانا یا فاسق قرار دینا زیادتی ہے ، لیکن یہ دعویٰ کہ جزئی تشبہ ممنوع نہیں ہے بلکہ صرف وہی تشبہ منہی عنہ ہے جو بحیثیت مجموعی یعنی : من کل الوجوہ ہو، میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔اس لیے کہ حدیث تشبہ مطلق یا عام ہے۔اس میں کوئی غیر مسلم قوم کا مخصوص شعار (مذہبی ہو یا قومی) اختیار کرنے سے جس کی وجہ سے ان کے ساتھ مشابہت پیدا ہو جائے منع فرمایا گیا ہے خواہ مشابہت جزئی ہو یا کلی۔

اور من حیث المجموع مشابہت مراد ہونے کا جو قرینہ ذکر کیا گیا ہے، یعنی : یہ کہ آں حضرت ﷺ نے رومی جبہ وکسروانی قبا زیب تن فرمائی ہے۔ تو یہ قرینہ نہیں بن سکتا، اس لیے کہ ان جزئی واقعات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ جبہ اور قبا وہاں کے لوگ استعمال بھی کرتے تھے۔اور بالفرض استعمال کرتے رہے ہوں تو یہ ان کا مخصوص مذہبی یا قومی شعار رہا ہو، اور جب

تک یہ ثابت نہ ہوکہ یہ ان کا مخصوص لباس تھااس وقت تک اس کو مذکورہ دعویٰ پر بطور قرینہ کے پیش کرنا صحیح نہیں ہوسکتا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ نسبت بلدی صنعت وایجاد کے اعتبار سے ہو۔

اور نیز یہ معلوم ہے کہ مرد کو عورت کے ساتھ اور عورت کو مرد کے ساتھ ''تشبہ،، سے منع فرمایا گیا ہے، تو کیا مرد کے لیے عورت کے ساتھ جزوی تشبہ جائز ہے اور ممنوع محض تشبہ بحیثیت مجموعی ہے۔ جس طرح مرد کا عورت کے ساتھ اور عورت کا مرد کے ساتھ جزوی اور مجموعی ہر طرح کا تشبہ ممنوع ہے۔ اسی طرح مسئلہ متنازع فیہا میں بھی جزوی اور کلی ہر قسم کا تشبہ منع ہونا چاہیے۔

عبیداللہ رحمانی 5 8 1378ھ 14 2 1959ء (مکاتیب شیخ الحدیث مبارکپوری بنام مولانا محمد امین اثری صاحب ص: 67 68)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 152

محدث فتویٰ